بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ / ۷۲ | بدھ ۱۲ رجب ۱۴۰۳ھ ۲۷ شہادت ۱۳۶۲ ہش ۲۷ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا

مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں

" اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کیساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونیوالی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کریگا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کیساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے۔ اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کیساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلا ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کونسے ہولناک اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونیوالے ہیں جدا ہو جائیں ان کو وداع کا سلام لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔ ؎

اکنوں ہزار عذر بیاری گناہ را ✦ مرشوئے کردہ را نبود زیبِ دختری

(انوار الاسلام صـ۲۳)

احبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۶ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بدستور ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ اس بابرکت وجود کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور جملہ عوارض سے نجات بخشے۔ آمین۔

● مکرمہ و محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ انچارج نائیجیریا گردوں میں تکلیف کے باعث علیل تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بہتر ہیں۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے درخواست دعا ہے (وکیل التبشیر)

● محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کو ایک ماہ قبل بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے اب طبیعت بہتر ہے اور روبصحت ہیں تاہم زبان پر ابھی اثر باقی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں محترم چوہدری صاحب کی جلد صحت یابی کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

● مکرم سید اعجاز احمد صاحب سابق مربی سلسلہ مقیم برہمن بڑیہ بنگلہ دیش شدید تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ احباب اس بھائی کے لیے دردِ دل سے دعا کریں کہ مولا کریم ان کو صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز ان کی بیگم صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ علاج شروع ہے۔ احباب کرام اس بہن کے لیے بھی دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالباقی قریشی دفتر محاسب ربوہ)

● مکرم عبدالرشید صاحب کا ایکسیڈنٹ کراچی میں ۱۵ اپریل بروز جمعہ سڑک عبور کرتے ہوئے ہوا تھا جس میں ان کی دائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی اور سر میں زخم آیا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(طاہر سلیم احمد دارالنصر غربی ربوہ)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اعمال کو بڑھاتی ہے۔

(ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

ایک طفل کی کامیابی اور شکر کا مثالی طریق

عزیزم رفیع احمد صاحب تنادلی ابن مکرم عبدالحکیم صاحب تنادلی مرحوم آف اسلام آباد عمر دس سال کو امتحان میں کامیاب ہونے پر اپنے گھر سے ۱۵۰ روپے انعام ملا تھا۔ اس انعام کی پوری رقم مبلغ ۱۵۰/- روپے انہوں نے چندہ اطفال وقف جدید میں ادا کر دی اللہ تعالیٰ عزیزم کو بیش از بیش کامیابیوں سے نوازے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

غرناطہ کے ایک اخبار میں احمدیت کا چرچا

پچھلے سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب مسجد بشارت کے افتتاح کیلئے سپین تشریف لے گئے تو آپ نے غرناطہ کا بھی دورہ کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کو غرناطہ میں

(باقی صـ۵ پر)

کھولنے کا ارشاد فرمایا۔ فی الحال یہاں کرایہ پر ایک عمارت لیکر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ محترم کرم الٰہی صاحب ظفر نے غرناطہ سے شائع ہونیوالے اخبار

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ رجب ۱۴۰۳ھ

۲۷ شہادت ۱۳۶۲ ہش

کامل متقیوں کو فتح و نصرت کی شکل میں ملنے والا فرقان

ہم واضح کر چکے ہیں کہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کے نتیجہ میں مومنوں کو جو فرقان عطا کیا جاتا ہے اس کی رُو سے انہیں ہر قسم کے ہموم و غموم اور خوفوں سے نجات عطا کی جاتی ہے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا ہے کہ کامل متقیوں کو جو فرقان عطا ہوتا ہے اس کی رُو سے اللہ تعالیٰ انہیں غیر معمولی نصرت سے نواز کر اور ہر قسم کے مصائب سے نجات دے کر انہیں ان کے مخالفوں کے مقابلہ میں فتح یاب کرتا ہے۔ اسی لئے مفسرین نے فرقان کے ایک معنی یہ بھی کئے ہیں کہ:

نَصْرًا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔

(کشاف، بیضاوی، روح البیان، شوکانی)

یعنی اللہ تعالیٰ کامل متقیوں کی اس رنگ میں مدد کرے گا اور ایسی فتح انہیں دے گا کہ وہ نصرت حق اور باطل میں تمیز کرنے والی ہوگی

چنانچہ جب عاد اور ثمود پر حضرت ھودؑ اور حضرت صالحؑ کا انکار کرتے اور انہیں اذیت دینے کی وجہ سے حسب وعدۂ الٰہی عذاب آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قوموں کا نام و نشان مٹا دیا۔ البتہ حضرت ھودؑ اور حضرت صالح علیہما السلام کو اُن پر ایمان لانے والوں کو ان کے کامل متقی ہونے کی وجہ سے عذاب سے محفوظ رکھا اور اس طرح ظالموں کے ظلم سے انہیں نجات عطا کی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ حٰمٓ السجدہ میں پہلے قوم عاد پر آنے والے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ (آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ پس ہم نے اُن (یعنی عاد) پر ایک ایسی ہوا بھیجی جو بڑی تیز تھی اور منحوس دنوں میں آئی تھی تاکہ ہم انہیں اس دنیا میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور اُخروی زندگی کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر رسوائی کا ہے۔ ان کی کسی رنگ میں مدد نہ کی جائے گی۔

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود پر آنے والے عذاب کا ذکر کیا۔ چنانچہ فرماتا ہے:

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ (آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور (اسی طرح) ثمود کا یہ حال تھا کہ ہم نے انہیں ہدایت کا راستہ دکھایا تھا لیکن انہوں نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح دی۔ پس ان کو ایک رسوائی کے عذاب نے ان کے اعمال کی وجہ سے آگھیرا

ان دونوں قوموں پر یکے بعد دیگرے آنے والے عذابوں کا ایک ساتھ تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ دونوں قوموں میں سے جو لوگ علی الترتیب حضرت ھودؑ اور حضرت صالحؑ پر ایمان لے آئے تھے اور جو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کی وجہ سے کامل متقی بن گئے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ان عذابوں سے محفوظ رکھا اور انہیں ان سے نجات دی۔ چنانچہ فرماتا ہے:

وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ (آیت ۱۹)

اور (ان دونوں قوموں میں سے) جو ایمان لے آئے تھے اور جنہوں نے کامل طور پر تقویٰ اختیار کر لیا تھا انہیں ہم نے (ان عذابوں کی زد میں آنے سے) بچا لیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا کہ عاد اور ثمود کی قومیں باطل پر تھیں اور حضرت ھودؑ اور حضرت صالح علیہما السلام اور ان پر ایمان لانے والے حق پر تھے۔ سو گویا فرقان کا درجہ رکھنے والی الٰہی تائید و نصرت کے نتیجہ میں حق اور باطل کا فرق واضح اور نمایاں طور پر آشکار ہو گیا۔ یہی وہ فرقان تھا جو مومنوں کو معجزانہ نصرت اور فتح یابی کی شکل میں عطا کیا گیا اور یہ عطاء خاص ثمرہ تھی کامل تقویٰ کا جیسا کہ وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (الفتح آیت ۲) کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت صحابہ کرامؓ کو اپنی معجزانہ تائید و نصرت کے نتیجہ میں پے در پے فتوحات عطا کیں اور پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کو پورا کر دکھایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی اس معجزانہ تائید و نصرت اور فتوحات کو کامل تقویٰ کا ثمرہ قرار دیا اور انہیں یاد دلاتے ہوئے فرمایا:

اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ (الفتح آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اور اُس وقت کو یاد کرو جبکہ کافروں نے اپنے دلوں میں ایسی جنبہ داری کی روح پھونکی جو زمانۂ جاہلیت کی جنبہ داری کی روح تھی۔ اس پر اللہ نے اپنی طرف سے (یعنی اپنی تائید و نصرت کے طور پر) نازل کرنے والی سکینت اپنے رسول کے دل پر اور مومنوں کے دلوں پر اتاری اور تقویٰ کے طریق پر ان کے قدم کو مضبوط کر دیا اور وہی اس کے زیادہ مستحق تھے اور اس کے اہل تھے اور اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔

الغرض تقویٰ میں درجۂ کمال کا حصول وہ بنیادی وصف ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کامل متقیوں کو فرقان عطا کرتا ہے اور یہ فرقان معجزانہ تائید و نصرت اور ظاہری کمزوری و بے بضاعتی کے باوجود فتح و ظفر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور اس طرح حق اور باطل کا فرق بیّن طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

سعیٔ جستجو

کبھی جستجو کی یہ انتہا کہ بھٹک گیا مرا مدعا
کبھی جذبِ دل نے جو دی صدا تو نہ ملنے والا بھی مل گیا

مَیں تجھے قریب سمجھ تو لوں تجھے دل کہوں تجھے جاں کہوں
مگر اپنی ذات کو کیا کروں رگِ جاں سے ہے بڑا فاصلہ

جو نکل پڑے تھے تلاش میں وہ قدم قدم پہ اُلجھ گئے
رہے بے نیازِ سفر جو ہم تو ہر ایک راستہ جاگ اٹھا

نہ فریبِ شام کا ملگجا نہ یقینِ صبح کی روشنی
کسی زاویے سے کوئی کرن تو ثبوت دے نائیات کا

مری منزلوں کو رہِ سلوک کا واسطہ تو نہ دیجئے
مرا اعتماد جھٹک نہ دے مرا شوق پائے ثبات کا

جنہیں راہ روک کے بیٹھنے کو کہا گیا وہی رہ گئے
درِ یار پر جو رسا ہوئے انہیں کھینچ کر کوئی لے گیا

نہ چمن کے پھول نہ کہکشاں نہ ورا ز راہ کا پاسباں
میں نسیمؔ دیکھ رہا ہوں اب مرے ساتھ کون ہے دوسرا

نسیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذرانہ کیا ہے؟ یہ کیوں دیا جاتا ہے؟

ایک مقدس اور بابرکت رسم کے بارے میں وضاحت

از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر
مربی سلسلہ۔ ربوہ

نوٹ: ایک دوست مکرم مرزا رضوان احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے ان کو جو جواب دیا ہے۔ وہ قارئین الفضل کے افادہ کے لیے ذیل میں درج ہے۔ (ادارہ)

مکرم و محترم مرزا رضوان احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط میں جس پر تاریخ درج نہیں استفسار کیا ہے کہ

"نذرانہ کیا ہوتا ہے یہ کیوں دیتے ہیں اور اس کا فنکشن کیا ہوتا ہے۔"

سو یاد رہے کہ اردو زبان میں نذرانہ، تحفہ اور ہدیہ تقریباً ملتے جلتے معنی رکھتے ہیں۔ فرق اس میں یہ ہے کہ جب کوئی چیز تحفۃً کسی دوست و رشتہ دار کو اظہارِ اخوت و محبت کی غرض سے دی جاتی ہے تو ہدیہ کہلاتی ہے اور بچوں کو اظہارِ شفقت و پیار کے لیے دی جائے تو تحفہ یا انعام کہلاتی ہے اور وہی چیز اگر کسی بزرگ شخصیت سے محبت و عقیدت کے اظہار کے لیے دی جاتی ہے تو نذرانہ کہلاتی ہے۔

ہدیہ اور تحفہ کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

تَهَادُوْا تَحَابُّوْا

یعنی آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ و ہدیہ دیا کرو تم میں محبت و پیار پیدا ہوگا۔ اسلامی اخوت کا رشتہ مضبوط ہوگا۔

گویا اس تعلیم پر عمل کرنے سے ہم مومنین بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔

نذرانہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ مجادلہ ۱۳-۱۴)

یعنی اے ایماندارو! جب تم رسول سے الگ مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے کچھ صدقہ دیا کرو یہ تمہارے لیے اچھا ہوگا اور دل کو پاک کرنیکا موجب ہوگا (مگر یہ حکم انہی کے لیے ہے جن کو توفیق ہو) اگر تم (کوئی چیز بھی صدقہ کے لیے) نہ پاؤ تو (ڈرو نہیں) اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ کیا تم مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے؟ سو چونکہ تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر فضل فرما دیا ہے پس تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی دونوں نے جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ اپنے لفظوں میں مندرجہ ذیل ہے۔

دوسری آیت اور پہلی آیت میں اختلاف نہیں نہ ہی پہلی آیت منسوخ ہے۔ جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے۔ اس جگہ لفظ صدقہ رکھا ہے اور نبی کریمؐ اور آپ کے اقرباء پر صدقہ حرام تھا پس صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم کسی طمع کی بناء پر نہ تھا اور صدقہ کا لفظ وسیع ہے۔ اچھی بات پر صدقہ کا اطلاق ہوا ہے۔ رستہ سے ایذاء کا ہٹانا۔ رستہ بنانا بھی صدقہ ہے۔ پھر اگر حقیقی معنی مال دینے کے بھی لیے جائیں تو بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

فرمایا۔ جن کے پاس ہو پھر بھی وہ نہ دیں اور یہ نہ دینا اس حالت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رجوع برحمت کیا ہے تو نمازیں قائم کریں اور فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ اور جماعتی چندہ جات بھی ادا کریں۔

گویا اس آیت میں صدقہ سے مراد اور معنوں کے علاوہ وہ تحفہ بھی ہے جسے اردو میں نذرانہ کہتے ہیں نذرانہ سے وہ صدقہ مراد نہیں جو غرباء و مساکین کو دیا جاتا ہے یا زکوٰۃ وغیرہ کی طرح فرض ہے۔

دراصل نذرانہ کے حکم میں جو طوعی اور اختیاری ہے یہ حکمت تھی کہ اس کے ذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و فدائیت اور عقیدت و احترام کا تعلق بڑھتا جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص دعا اور توجہ سے صحابہ کرامؓ روحانیت میں ترقیات حاصل کریں اور دین و دنیا کی برکات سے وافر حصہ پا دیں۔ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی قسم کا نذرانہ پیش کیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازراہ شفقت قبول فرماتے تھے اور جہاں چاہتے تھے خرچ فرماتے تھے قرآن کریم نے نذرانہ کے لیے لفظ صدقہ استعمال فرمایا ہے۔ اور اس کے معنی اس چیز کے ہیں جو صدق دل اور اخلاص اور محبت و عقیدت سے پیش کی جائے یہ بڑی پُر حکمت تعلیم ہے:

نذرانہ کہاں خرچ کیا جائے؟ خداوند کریم نے اس معاملہ کو کلیۃً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔ جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں۔ البتہ ایک بات واضح ہے کہ رسول کریمؐ غنی تھے اسی طرح آپ کے خلفاء راشدین کا بھی یہی مقام ہے۔ وہ محتاج نہ تھے لہٰذا نذرانہ کی رقوم بہرحال نیکی کی راہوں میں ہی خرچ ہوتی تھیں اور اس طریق سے صحابہ کرامؓ کو یعنی نذرانہ دینے والوں کو دہرا فائدہ پہنچتا تھا۔ اوّل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان محبت و عقیدت بڑھتی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی برکات سے صحابہ کرامؓ کی دین و دنیا سدھرتی چلی گئی

دوسرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہولت میسر آتی کہ اپنی پسند سے جہاں چاہیں خرچ کریں۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى

سے بھی پتہ چلتا ہے کہ سیادت اور قیادت کی ذمہ داریاں عام انفرادی ذمہ داریوں سے بہت بڑھ جاتی ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کے پورا کرنے کے سامان بھی بہم فرما دیتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی قرآن کریم کے اس حکم پر عمل شروع ہوا۔ آپ کے جانثار ساتھی بھی آپ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے تھے اور انہوں نے اس کی برکات و تاثیرات کو اسی طرح مشاہدہ کیا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے مشاہدہ کیا تھا۔ الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے خلفاء کے زمانہ میں بھی اس قرآنی حکم پر جو طوعی ہے عمل جاری ہے۔ اور خلفاء بھی نذرانہ قبول کرتے ہیں قرآن کریم کے اسی حکم کے تحت اور اسی طرح عمل کرتے ہیں جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس ضمن میں یہ ضرور پیش نظر رہنا چاہیے کہ صدقہ کا مفہوم وسیع ہے جیسا کہ اس آیت کی تفسیر میں ذکر ہو چکا ہے اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو ارشاد فرمایا تھا کہ جب وہ آپ کی خدمت میں دعا کے لیے خط لکھیں تو ساتھ ہی یہ بھی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور انہوں نے دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا ہے تو ان کے اس خط کے ساتھ میرے لیے یہ بہترین نذرانہ ہوگا۔ نیز حضور نے فرمایا کہ

"پس جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لیے اور کوئی نہیں ہوگا کہ احمدی خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا مجھے دعا کے ساتھ یہ لکھے کہ میں خدا کے فضل کے ساتھ ان لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ کی طرف بلاتے ہیں، جن کا عمل صالح ہے اور جو خدا کے فرمان کے مطابق یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ جب یہ بات ساتھ لکھی ہوئی ملے گی اور اس کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بیعتیں بھی آنی شروع ہوں گی تو پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح میرے دل سے دعائیں پھوٹ پھوٹ کر نکلیں گی ..... اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے نذرانے دینے والا بنا دے اور مجھے ایسے نذرانے قبول کر کے ان کا حق ادا کرنے والا بنا دے آمین"

(روزنامہ الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء)

امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ نذرانہ کیا ہوتا ہے اور اس کا فنکشن کتنا مقدس اور بابرکت ہے۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں!

۱۰ مئی تا ۱۷ مئی ۱۹۸۳ء ہفتۂ تربیت منایا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ (سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پادری صاحب سے خط و کتابت

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

خاکسار کے سیرالیون میں قیام کے دوران ایک دفعہ مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد لائبیریا سے تشریف لائے تو اپنے ہمراہ ایک کتاب

"Share your Faith with a Muslim"

بھی خاکسار کے مطالعہ کے لیے لائے میں نے اس کتاب کو پڑھا تو جی چاہا کہ اس کتاب کے مصنف سے خط و کتابت کر کے اسلامی نقطہ نگاہ پیش کیا جائے۔ مصنف کا پتہ تو کتاب پر درج نہیں تھا۔ لیکن حسب معمول مطبع کا پتہ موجود تھا چنانچہ خاکسار نے مطبع کے پتہ پر مصنف کو خط لکھا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ انکی کتاب پڑھنے کے بعد بعض باتوں کے متعلق استفسار کر سکوں۔ یہ مطبع تو امریکہ کا تھا لیکن کچھ عرصہ بعد انگلستان سے ان کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ وہ آجکل دورہ پر ہیں اور شائد کبھی مغربی افریقہ بھی آجائیں لیکن خط و کتابت کرنے کے لیے میں پہلے اپنا تعارف کراؤں اور انہیں بتاؤں کہ کیا میں یسوع مسیح کے ذریعہ نجات کا متلاشی اور متمنی ہوں کہ نہیں۔ مطلب یہ تھا کہ اگر تو میں یسوع مسیح کے ذریعہ نجات کا متمنی ہوں تو وہ میرے سوالوں کے جواب دیں گے ورنہ نہیں۔ جب میں نے اپنا تعارف کرایا اور انہیں واضح الفاظ میں بتایا کہ میں یسوع مسیح کے ذریعہ نجات کا متلاشی نہیں ہوں البتہ ان کی کتاب کے متعلق چند ایک باتوں کی وضاحت چاہتا ہوں تو وہ خاموش ہو گئے۔

خاکسار ان دنوں سیرالیون سے ایک پندرہ روزہ بلیٹن "احمدیہ مسلم نیوز اینڈ ویوز" شائع کیا کرتا تھا چنانچہ خاکسار نے اس بلیٹن میں مذکورہ کتاب پر ایک ریویو بھی شائع کیا جو مصنف کی خدمت میں بھی ارسال کر دیا گیا۔

اس ریویو کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مبلغ انچارج لائبیریا نے جو حال ہی میں سیرالیون تشریف لائے تھے خاکسار کو ایک کتاب کا تحفہ پیش کیا۔ اس کتاب کا نام ہے

Share your faith a Muslim

(اپنے عقیدہ میں کسی مسلمان کو بھی شریک کیجئے) اس کتاب کے مصنف ایک عیسائی پادری ہیں۔ جنہوں نے الجیریا میں ایک لمبے عرصہ تک عیسائیت کی خدمت کی ہے اور اسی طرح دوسرے علاقوں میں بھی وہ یہ کام کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۶۸ء سے وہ الجیریا اور چاڈ CHAD میں گھوم پھر کر عیسائی مبلغین کی تربیت کا کام کر رہے ہیں اور اپنے زیر تربیت عیسائی مبلغین کو خاص طور پر یہ بات سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ مسلمان کو کس طرح تبلیغ کی جائے۔

خاکسار نے اس کتاب کو پڑھا اور پہلا جو تاثر قائم کیا ہے وہ یہ ہے کہ کتاب کے مصنف ایک شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور ان کے خیال میں کسی مذہب کے حق پر ہونے کی کچھ زیادہ وقعت نہیں اس لیے اس بات کا ذکر کیے بغیر کہ عیسائیت کے حق پر ہونے کے کیا دلائل ہیں کوشش کی جائے کہ مسلمانوں کو (اور دوسروں کو بھی) عیسائی بنایا جائے۔ اور جب مصنف یہ لکھتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو لوگوں کو عیسائی بنایا جائے۔ "اور جس طرح بھی ہو کے معیار کو اتنا گرا دیتے ہیں کہ اس گہرائی کا اندازہ بھی مشکل ہے۔ مثلاً وہ یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ کو یہ بات بھی (تبلیغ میں) مفید رہے گی کہ آپ کے سیکرٹ زیادہ چھوٹے نہ ہوں لیکن اس بات کے لیے آپ کو ہمیشہ اور ہر حال میں تیار رہنا چاہیئے کہ کوئی شخص اپنی نظریں آپ کے سیکرٹ پر معائنہ کی غرض سے ڈالے۔

ایک اور مشورہ یا نصیحت جو مصنف اپنے مبلغین کو دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ جن عقائد کا براہ راست کتاب مقدس میں ذکر نہیں ہے ان کو گفتگو کا موضوع نہ بنائیں مثال اس کی وہ یہ دیتے ہیں کہ تثلیث کو زیر بحث نہ لایا جائے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عیسائیت کے عقائد میں سے تثلیث کو نکال دیا یا الگ کر دیا جائے۔ تو عیسائیت کا باقی کیا رہ جاتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر سی۔ آر۔ مارش جو کتاب کے مصنف ہیں بہت کم تعلیم یافتہ مسلمانوں سے ملتے رہے ہیں۔ اور ناخواندہ مسلمان دوسرے مذاہب کے ناخواندہ افراد کی طرح اپنے مذہب کے متعلق اس طرح دلائل نہیں دے سکتے جس طرح کوئی پڑھا لکھا شخص دے سکتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ ناخواندہ ہونے کے باعث بہت سے لوگ رسوم و رواج کو اہمیت دیتے ہیں اور مذہب کی حقیقی تعلیم کو بعض اوقات نظر انداز کر دیتے ہیں۔

یہ بات کہ وہ ناخواندہ مسلمانوں ہی سے ملتے رہے ہیں اس کا ثبوت اس طرح ملتا ہے کہ وہ اسلام کو پیش ہی اس طرح کرتے ہیں جس طرح ناخواندہ لوگ جو مذہب کی تعلیم پر عبور نہیں رکھتے اسے مانتے ہیں یا اس پر عمل کرتے ہیں۔

بعض امور جو وہ اپنے زیر تربیت عیسائی مبلغین کو بتاتے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ احساس کمتری کا شکار ہیں اور ان کے دل ہی دل میں اسلام کی برتری کے جذبات پائے جاتے ہیں۔

مثلاً وہ کہتے ہیں کہ جب آپ (عیسائی مبلغ) بائیبل لے کر کسی مسلمان کے گھر جائیں تو آپ بائیبل کو اس عزت کے ساتھ پکڑیں یا رکھیں جو مسلمان قرآن مجید کے لیے روا رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اس طرح مسلمانوں کے دل میں بھی بائیبل کی عزت گھر کرنے لگے گی۔ اور وہ اسے ایک آسمانی صحیفہ ماننے کے زیادہ قریب آ جائیں گے۔ ایک اور مشورہ وہ عربی زبان کے متعلق اپنے زیر تربیت عیسائی پادریوں (یا تمام عیسائیوں کو جو کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ کے کام میں مصروف ہوں) کو دیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ عربی کو مسلمان ملائکہ کی زبان تصور کرتے ہیں ہمیں (عیسائیوں کو) اس کو تو ہم پرستی کا یوں فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ ہم ان سے کہیں کہ یہ بات واقعی درست ہے اور اس لیے ہم بھی عربی زبان کو قابل قدر گردانتے ہیں اور اس کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

خاکسار کا خیال ہے کہ اگر کسی مذہب کی تبلیغ کے لیے ایسی باتوں کو ممد و معاون بنانے کی ضرورت ہے تو وہ مذہب یقیناً اس قابل کہ اس کی تبلیغ کی جائے۔

مسٹر مارش (کتاب کے مصنف) نے جب مجھے تعارف کے لیے لکھا تو جو خط خاکسار نے انکی خدمت میں ارسال کیا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ڈیر مسٹر مارش! آپ کے خط مورخہ ۱۱/۶/۸۳ کے لیے میں آپ کا از حد ممنون ہوں۔ چونکہ مجھے اس بات کا پوری طرح یقین نہیں تھا کہ وہ خط آپ کو مل سکے گا اس لیے آپ کا خط ملنے کی اور بھی زیادہ خوشی ہوئی آپ نے جو استفسارات کیے ہیں ان کے جواب ذیل میں درج کرتا ہوں۔

میں پاکستانی ہوں (پیدائش میری اس علاقے میں ہوئی تھی جسے ہندوستان کہتے ہیں) میں قادیان میں پیدا ہوا تھا جہاں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو مسیح ناصری کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے مبعوث فرمایا اور میں احمدی مسلمان ہوں۔ آپ چونکہ الجیریا میں رہے ہیں اس لیے آپ کو اسلام سے کسی حد تک واقفیت ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ شائد آپ نے احمدی مسلمانوں کے متعلق کبھی کچھ نہ سنا ہو۔ احمدی مسلمان کے عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ مسیح ناصری کی دوسری بعثت حضرت مرزا غلام احمد صاحب (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی آمد سے پوری ہو چکی ہے اگرچہ ہم یہ تو مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا لیکن وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ وہ زندہ اتار لیے گئے تھے مگر اس وقت وہ تھے بیہوشی کی حالت میں۔ وہ اپنی قبر سے نکلے اور وہاں سے کسی اور طرف (کشمیر) چلے گئے جہاں انہوں نے اپنا پیغام لوگوں کو پہنچایا یہ لوگ ان دس قبائل سے تعلق رکھتے ہیں جنکو وہ اس طرح یاد کیا کرتے تھے کہ میری کچھ اور بھی بھیڑیں ہیں۔

چونکہ صلیب پر انہوں نے جان نہیں دی تھی اس لیے قبر سے باہر نکلنے کو مردوں میں سے جی اٹھنا نہیں کہہ سکتے اور چونکہ وہ ایک طبعی موت سے اس جہاں سے دوسرے جہاں میں منتقل ہوئے تھے اور وہ کشمیر میں مدفون ہیں۔ ان کے آسمان پر جانے اور وہاں سے واپس آنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا حضرت مسیح ناصری کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی کسی اور شخص کی آمد ہی سے پوری ہونی تھی یہ "اور شخص" حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔

میں احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوں اور یہ کام ۱۹۴۵ء سے کر رہا ہوں۔ میں شروع شروع میں نائیجیریا میں متعین کیا گیا تھا اور وہاں میں نے ۱۹۶۴ء تک تبلیغی امور سر انجام دیئے۔ ۱۹۶۴ء میں میں واپس پاکستان چلا گیا اور وہاں مرکزی دفاتر میں مختلف حیثیتوں سے کام کرتا رہا۔ گزشتہ سال میں پھر مغربی افریقہ آیا۔ اس دفعہ سیرالیون۔ سیرالیون میرے لیے کوئی نیا ملک نہیں۔ کیونکہ جب میں نائیجیریا میں تھا تو میں سارے مغربی افریقہ میں تبلیغی امور کا ذمہ دار تھا۔ اور اس لیے سیرالیون دورے پر آیا کرتا تھا۔

میں آپ سے جو استفسارات کرنا چاہتا ہوں ان کی اصل غرض یہ ہے کہ آپ نے جو باتیں اپنی کتاب میں درج فرمائی ہیں ان میں سے بعض کی مزید وضاحت حاصل کروں۔ اور اسی طرح بعض ایسی باتیں ہیں جو آپ نے اسلام کے متعلق لکھی ہیں۔ نادرست ہونے کی وجہ سے ان کی درستی کراؤں۔

میں یسوع مسیح کے ذریعہ نجات کا متلاشی نہیں ہوں میری نجات تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی میں ہے۔ اگر میں ان احکامات کی پابندی نہ کروں تو دنیا میں کوئی شخص بھی میری نجات کا باعث نہیں بن سکتا ہاں اگر میں ان کی پابندی کروں تو پھر مجھے کوئی اور سہارا لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے سکتا ہے۔

کیا اب آپ سے ایک دو سوال پوچھوں؟۔

آپ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:۔

"ہمیں ہر حال میں یہ بات لوگوں کو بتانی چاہیئے کہ یسوع خدا تھے کیونکہ وہ مسیحی جو خدا سے رتبہ میں کم ہو ایک ایسے پل کی طرح ہے جو دو کے سرے پر ٹوٹا ہوا ہے

(صفحہ ۴۲)

آپ نے لکھا ہے:۔

"لیکن خداوند یسوع مسیح نے کبھی کسی کو خدا کے نام پر صحت نہیں دی وہ ہمیشہ اپنی طاقت سے اور اپنا ہی نام لے کر لوگوں کو صحت یاب کیا کرتے تھے"

(صفحہ ۵۰)

آپ لوگوں کو یہ باور کرانا چاہیں گے کہ یسوع مسیح اس ہستی سے جسے آپ اور دیگر تمام عیسائی "خدا باپ" کہتے ہیں اس سے کسی طور پر کم نہیں۔ (مسلمان اس "خدا باپ" کو ایک خدا اور وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں)

اب دیکھئے کہ یسوع مسیح اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ آیئے نئے عہد نامہ کی طرف توجہ کریں۔

"اس نے اس سے کہا کہ تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے۔ لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر"

(متی ۱۷: ۱۹)

"لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ"

(مرقس ۱۳: ۳۲)

"پس یسوع نے ان سے کہا۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا ہوا اس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے انہیں بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے"

یوحنا: ۱۹۔ ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تم سن چکے ہو کہ میں نے تم سے کہا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے تو اس بات سے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں خوش ہوتے کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔"

(یوحنا: ۲۸-۱۴)

"لیکن یہ اس لیے ہوتا ہے کہ دنیا جانے کہ میں باپ سے محبت رکھتا ہوں اور جس طرح باپ نے مجھے حکم دیا میں ویسا ہی کرتا ہوں۔ اٹھو یہاں سے چلیں۔"

(یوحنا: ۳۱-۱۴)

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" (یوحنا ۳-۱۶)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو آپ کہتے ہیں اس میں اور جو یسوع مسیح کہتا ہے اس میں اتنا فرق کیوں ہے۔

"احمدیہ مسلم نیوز اینڈ ویوز" ہی میں خاکسار نے مئی ۷۸ء میں اس مصنف اور اس کی کتاب کے متعلق لکھا۔

"سی آر مارش اپنی کتاب "کسی مسلمان کو اپنے عقیدہ میں شریک کیجیے" میں لکھتے ہیں۔

"ہمیں کسی نہ کسی طرح یہ بات دوسروں تک پہنچانی چاہیے کہ یسوع مسیح خدا تھے کیونکہ جو خدا سے کمتر ہو وہ ایسے ہی ہیں جیسے پل کا دوسرا سرا ٹوٹا ہوا ہو۔"

حضرت مسیح علیہ السلام ایک بزرگ نبی تھے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب۔ ہم انہیں کس صورت میں ٹوٹا ہوا پل نہیں کہہ سکتے۔ وہ ایک راستہ ہیں جو COMFORTER کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ ایک دروازہ ہیں جس میں سے ہمارے عیسائی دوستوں کو گزرنا چاہیے تاکہ وہ گھر کے اندر داخل ہو سکیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل سکیں۔ یعنی اس شخص کو پا سکیں جس نے ساری سچائی سے آگاہ کرنا تھا۔

لیکن اس میں کیا شک ہے کہ یسوع مسیح (حضرت مسیح علیہ السلام) خدا سے یقیناً کمتر تھے۔ وہ خود کہتے ہیں۔ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے اور باپ سے ان کی مراد خدا تھا۔ چونکہ خدا مسیح سے بڑا تھا اسلیے مسیح بجز خدا سے کمتر ہوا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ بیٹا از خود تو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ آخر جو شخص خدا سے کمتر ہوگا اسی کے متعلق یہ کہا جا سکے گا کہ وہ از خود کچھ نہیں کر سکتا۔ مہربانی فرما کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پل کا ٹوٹا ہوا دوسرا سرا ہرگز نہ کہیے مگر وہ یقیناً خدا سے کمتر ہیں)

مارش صاحب یہ بھی کہتے ہیں (ص۵۰) تمام نبیوں نے لوگوں کو ہمیشہ خدا کے نام پر صحت دی لیکن خداوند یسوع مسیح نے کبھی خدا کے نام پر صحت نہیں دی۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے نام پر عورتوں اور مردوں کو یہ صحت بخشی۔

کیا مارش صاحب نے یوحنا کی بائبل میں یہ نہیں پڑھا۔ "یسوع نے انہیں جواب دیا میں نے تم سے کہا لیکن تم نے میری بات نہ مانی۔ جو کام میں اپنے باپ کے نام پر کرتا ہوں اس کی وہ گواہی دیتے ہیں۔"

(۱۰:۲۵)

مارش صاحب یہ بھی کہتے ہیں اخلاقی بدحالی جو مسلمان ملکوں میں حد سے بڑھی ہوئی ہے اس بات کو واجب بنا دیتی ہے (یعنی یہ کہ انکو عیسائیت کی تبلیغ کی جائے) لیکن یہ کیفیت ہمارے کام پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ان کے عیسائی ہونے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی (یعنی زیادہ تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے) (ص۷)

مارش صاحب کی یہ کتاب امریکہ میں طبع ہوتی اور امریکہ ایک عیسائی ملک ہے۔ کیا امریکہ ہی وہ ملک نہیں ہے۔ جہاں نوجوانوں کی فروخت ہوتی ہے۔ (TIME کے ایک مضمون بعنوان Youth Sale کی طرف اشارہ ہے) کیا امریکہ ہی وہ ملک نہیں ہے جہاں لوگ غیر طبعی فعل کو قانونی تحفظ دینے کے لیے ایک قسم کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے نیویارک کم عمر بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) کی جسم فروشی کی پرابلم میں سب سے آگے ہے۔ پولیس کے اندازے کے مطابق ۱۰ سال کی عمر سے تقریباً ۲۰ ہزار بچے گھروں سے بھاگ کر شہر کی سڑکوں پر جسم فروشی کے دھندے میں مصروف ہیں۔ آٹھ سو کی تعداد میں تو معروف دلال ہی وہاں پر موجود ہیں جو ان بچوں کا استحصال کرنے کے لیے جھپٹتے رہتے ہیں۔ وہ انہیں خوراک مہیا کرتے ہیں۔ پوشاک دیتے ہیں اور رہائش کے لیے جگہ فراہم کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان کے کلیتہً وفادار ثابت ہوں اور ساری کی ساری کمائی ان کے ہاتھ میں تھما دیں۔

امریکہ تو مسلمان ملک نہیں ہے اور جس اخلاقی حالت کا اوپر ذکر کیا گیا۔ ہے اس کا کسی اور جگہ سے مقابلہ ناممکن ہے۔ کسی مسلمان ملک میں اتنی فحاشی نہیں مل سکتی۔

ہماری خواہش ہے کہ مارش صاحب اپنی کتاب کو پھر سے پڑھیں اور ان باتوں کو تسلیم زن کر دیں۔

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس حصولِ علم کا نادر موقعہ

(مکرم محمد انوار الحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ۔ لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور منظوری سے نوجوانانِ احمدیت کی تربیت اور دینی تعلیم کے حصول کیلئے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ یہ کلاس اپنی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے بڑی اہم ہوتی ہے۔ اس کلاس میں علاوہ دیگر نصاب کے شامل ہونے والوں کی سب سے بڑی سعادت یہ ہوتی ہے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ حضور کے افتتاحی و اختتامی ایمان پرور اور بصیرت افروز خطابات سننے کا موقع حاصل کرتے ہیں۔ دراصل یہی عمر ہوتی ہے جس میں انسان جو کچھ یاد رکھنا چاہے دماغ میں محفوظ رکھ سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ۔

بچپن کا سیکھا ہوا علم انسان کو اسی طرح یاد رہتا ہے جس طرح پتھر پر لکیر۔

اسی ضمن میں حضرت مصلح موعود کا مندرجہ ذیل ارشاد ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"دیکھو میں آدمی ہوں جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا تم ہی لوگ انکے معلم بنو گے۔ پس اسوقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے لئے پروفیسر بنا دیئے جاؤ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا ان آنیوالوں کیلئے استاد بن سکو اگر تم نے خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے۔" (تاریخی انتباہ ص۱۹-۱۸)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بھی ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"ساری دنیا آپکے علم کے میدان میں احمدی بچوں اور نوجوانوں سے مقابلہ کرے اور ہم دعا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا احمدی بچے اور نوجوان اور محققین احمدیت جو ہیں دنیا کے ہر ملک کے ذہین تر بچوں سے آگے نکلیں گے انشاء اللہ"

(تشحیذ الاذہان جنوری ۸۱ء)

امسال یہ کلاس خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکز احمدیت ربوہ میں شروع ہو چکی ہے۔ یہ کلاس تزکیۂ نفس کا بہترین موقعہ ہے۔ جس کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

اس کلاس کی اہمیت و افادیت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے ظاہر ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"مرکزی تربیتی کلاس میں بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ

یعنی علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دینی علوم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ضروری اعلان برائے ملاقات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا طریق یہ ہے کہ پہلے براہ راست یا پرائیویٹ سیکرٹری کو لکھ کر وقت مقرر کروانا چاہیئے۔ یہی مروجہ طریق چلا آرہا ہے، سوائے اس کے کہ استثنائی طور پر کسی کو فوری کام کے سلسلہ میں ملنا پڑے۔ اس طریق کی پابندی کرنی چاہیئے، لیکن کچھ عرصہ سے یہ نامناسب رجحان بڑھتا جا رہا ہے کہ بغیر اطلاع کے احباب آجاتے ہیں اور پھر اصرار یہ ہوتا ہے کہ ہم نے واپس جانا ہے اس لیے ابھی یا آج ہی ملاقات ضرور کروائی جائے۔ حالانکہ استثنائی صورتوں کے سوا اس طریق پر عمل ممکن ہی نہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مقررہ طریق کو ملحوظ رکھیں اور ملاقات کے لیے پیشگی اجازت حاصل کر کے تشریف لائیں۔

(حمید احمد کلیم پرائیویٹ سیکرٹری)

ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے، لیکن ایسا وقف جو کہ کسی اور کسی حالت میں پیٹھ دکھانے کو تیار نہ ہو اور ہر احمدی کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس کی زندگی اس کا مال اس کے اوقات سب کے سب اسلام اور احمدیت کے لیے وقف ہیں۔" (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشادات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے اباجان میر عبدالعزیز مرحوم کی یاد میں

بیسویں صدی کے اوائل میں ایک پنجابی نوجوان ڈاکٹر بسلسلہ روزگار سلطنت عثمانیہ جا پہنچا۔ نوجوان کی شرافت کو دیکھتے ہوئے کاشغر کے ایک معزز خاندان نے اپنی بیٹی کا رشتہ ان سے کر دیا جن سے دو بچے پیدا ہوئے۔

پہلی جنگ عظیم میں اس ڈاکٹر کو بچوں سمیت ہندوستان آنا پڑا۔ ایک بچہ تو راستے ہی میں وفات پا گیا۔ دوسرے کو یہاں آکر کچھ ایسے مصائب اور مشکلات سے گزرنا پڑا کہ اس کے عزیز دوست کہہ اٹھے کہ اس سے تو یہی بہتر تھا کہ تم کاشغر میں رہ جاتے تاکہ زندگی آرام سے گزرتی۔ اس نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے کاشغر میں میری زندگی آرام و آسائش سے گزرتی مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز مجھ تک پہنچی اور میں ان پر ایمان لے آیا تو پھر کاشغر کی عیش و آرام والی زندگی کو میں نے کیا کرنا تھا۔

یہ بچہ ہمارے پیارے اباجان میر عبدالعزیز تھے جو ۷ مارچ ۱۹۸۳ء کی صبح حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی۔ ازاں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اباجان مرحوم بڑے مخلص احمدی اور خلافت احمدیہ کے سچے شیدائی تھے اس سلسلہ میں سخت سے سخت تکلیف بھی بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے ۱۹۷۴ء کے فسادات میں جبکہ آپ بہاولپور میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ آپ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ کی یہ حالت تھی کہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہے کہ اس نے انہیں صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ثبات قدم عطا فرمایا۔

جلسہ سالانہ میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ گھر کے حالات خواہ کیسے ہی نامساعد اور ناموافق ہوتے آپ گھر والوں کو خدا کے حوالے کرتے ہوئے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے چل پڑتے۔

اباجان نے نہایت سادہ اور درویشانہ طبیعت پائی تھی۔ خود بھی سادہ رہتے اور دوسروں کو بھی سادہ زندگی گزارنے کی تلقین کرتے درویش صفت اور انتہائی غیرت مند انسان تھے۔

نماز پنجگانہ باقاعدگی سے پڑھتے اور حتی الوسع نماز تہجد بھی ادا کرتے۔ دوران ملازمت اپنے گھر پر نماز باجماعت کا سلسلہ شروع کیا جس میں محلے کے احمدی باقاعدہ شرکت کرتے۔ ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد ربوہ منتقل ہو گئے اور دارالنصر شرقی میں اپنا مکان بنوایا۔ ربوہ آنے کے بعد مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے۔ فارغ وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے آپ کی ذاتی لائبریری میں حضرت مسیح موعود کی کتب کا مکمل سیٹ ملفوظات کا مکمل سیٹ، تاریخ احمدیت کی تمام جلدوں کے علاوہ حضرت مصلح موعود اور دیگر بزرگان سلسلہ کی کتب کا بیش قیمت ذخیرہ موجود ہے۔

اباجان ۱۹۴۶ء میں وصیت کر کے مالی قربانی کے لحاظ سے جماعت کے صف اول کے بزرگوں میں شامل ہوئے اور ہمیشہ باقاعدگی سے تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندہ ادا کرتے رہے اور اس سلسلے میں کبھی بھی سستی نہ کرتے۔

جماعت کے کاموں میں حتی المقدور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ مجلس مشاورت میں کئی بار بہاولپور کی جماعت کی نمائندگی کی ۱۹۶۵ء میں امیر ضلع بہاولپور رہے اور پھر ریٹائرمنٹ پر ربوہ آنے تک بہاولپور جماعت میں مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کرتے رہے۔

اباجان مرحوم کے ربوہ آنے کے بعد میں اور میرے دوسرے چھوٹے بھائی مختلف شہروں میں بسلسلہ ملازمت باہر رہتے تھے اباجان کی یہ خواہش تھی کہ ہم سب اکٹھے ہوں تو گروپ فوٹو کھنچوایا جائے افسوس ان کی زندگی میں تو یہ خواہش پوری نہ ہوئی مگر آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہم سب بھائیوں کو شرف ملاقات عطا فرمایا اور بعد میں اپنے ہمراہ تصویر کھنچوانے کا بھی اعزاز بخشا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اباجان کی آخری خواہش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت کے نتیجے میں پوری کر دی۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اباجان کے درجات بلند کرے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب بھائیوں کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

(میر منور احمد۔ گلگت)

خدا کا حصہ پہلے

خدا کے دیئے ہوئے مال میں سے خدا کا حصہ پہلے ادا کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بیحد برکت دیگا۔ (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے
جماعت احمدیہ فیصل آباد شہر کی طرف سے نمایاں وعدوں کی پیشکش

چوہدری لطیف احمد صاحب ۵۰۰۰/- روپے۔ غلام باری سیاہی صاحب ۲۶۱۰/- روپے۔ شیخ لیئق احمد صاحب ۲۵۰۰/- روپے۔ کیپٹن نصیر احمد صاحب ۱۶۰۰/- روپے۔ شیخ محمود احمد صاحب امین آباد ۱۵۰۰/- روپے۔ ملک بشیر احمد صاحب پبلک پیپرز ۱۳۲۵/- روپے۔ شیخ بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس ۱۳۲۵/- روپے۔ محمود احمد صاحب ۱۳۰۰/- روپے۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم ۱۳۰۰/- روپے۔ شیخ احمد لطیف صاحب ۱۲۱۰/- روپے۔ رانا محمد افضل خاں صاحب ۱۲۰۰/- روپے۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم فضل صاحب ۱۱۵۰/- روپے۔ چوہدری محمد یعقوب صاحب ۱۰۸۳/- روپے۔ ڈاکٹر عبدالمنان صاحب ۱۰۷۵/- روپے۔ شیخ خالد مسعود صاحب ۱۰۶۰/- روپے۔ شیخ عبدالمجید صاحب ۱۰۵۵/- روپے۔ شیخ نذیر احمد شیخ سلیم احمد صاحبان ۱۰۵۵/- روپے۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب ۱۰۵۰/- روپے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں چیمہ صاحب ۱۰۵۰/- روپے۔ صوفی عبدالکریم شاد صاحب ۱۰۵۰/- روپے۔ چوہدری محمد صدیق صاحب دارالپوری ۱۰۵۰/- روپے۔ چوہدری ناصر احمد صاحب ۱۰۴۰/- روپے۔ خواجہ عطاء اللہ صاحب ۱۰۲۰/- روپے۔ میاں بشیر احمد صاحب ۱۰۱۵/- روپے۔ شیخ محمد شفیع صاحب ۱۰۱۰/- روپے۔ بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم ۱۰۰۰/- روپے۔ چوہدری نثار احمد صاحب ۱۲۰۰/- روپے۔ شیخ نعیم احمد صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ شیخ خورشید احمد صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ امۃ المنان صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ صدر لجنہ فیصل آباد شہر ۱۰۰۰/- روپے۔ ڈاکٹر ولدار احمد صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ چوہدری سلیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد دین صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ چوہدری نسیم احمد صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ چوہدری وسیم احمد صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ ملک زبیر احمد صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ اصغر علی علوی صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ ملک مظہر الحق صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔ ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب ۱۰۰۰/- روپے۔

(وکیل المال اول۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

تقریری مقابلہ "بزبان اردو"

بزم حسن بیان ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ کے تحت ۲۰/۴/۸۳ کو ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں چوبیس خدام نے حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض مکرم منیر احمد صاحب جاوید و محترم عبدالسمیع خان صاحب اساتذہ جامعہ احمدیہ نے ادا کئے۔ فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل طلباء انعامات کے مستحق قرار پائے۔

۱۔ مظفر احمد درانی درجہ ثالثہ	اول
۲۔ سید حسن طاہر بخاری "	دوم
۳۔ عبدالرشید صاحب (بنگلہ ثانیہ)	سوم
۴۔ فہیم احمد شاہد (اولیٰ)	حوصلہ افزائی
۵۔ شفیق الرحمٰن الطہر (ممہدہ)	

(مظفر احمد درانی صدر "بزم حسن بیان" جامعہ احمدیہ ربوہ)

بی فارمیسی میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی فیکلٹی آف فارمیسی میں فرسٹ ایئر بی فارمیسی کے داخلے شروع ہو چکے ہیں۔ ایف ایس سی (پری میڈیکل) اور بی ایس سی (پری میڈیکل) درخواست داخلہ دے سکتے ہیں۔ گذشتہ سال کم از کم میرٹ درج ذیل تھا۔

ایف ایس سی ۶۵۴/۱۰۰۰ :: بی ایس سی ۴۲۳/۷۰۰

امسال داخلہ کے خواہشمند طلباء و طالبات مندرجہ ذیل پتہ پر مبلغ دس روپے کا منی آرڈر رجسٹرڈ ڈاک ارسال کر کے پراسپکٹس و داخلہ فارم منگوا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲ مئی ہے۔

نوید نذیر احمد کمرہ نمبر ۱۲۱ ہوسٹل ۱۱ نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور ۲۰۔ فون نمبر ۸۵۰۳۴۹

(بعزل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

دانت اچھے صحت اچھی

◉ اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کے لئے قیمت ۱۵/- ◉ اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEH) ماسخورہ کیلئے قیمت ۱۵/- ◉ اینٹی کیریز فار بے بیز (ANTI CARIES For BABIES) - بچوں کے خراب دانتوں کے لئے قیمت ۱۰/- ◉ پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قیمت ۶/- دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

وقف جدید کا ایک اہم کام غیر مسلموں میں تبلیغ ہے احباب اس مد میں مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ناظم مال وقف جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے طول و عرض میں مختلف مقامات پر "یوم مسیح موعودؑ" کی تقریب پر جلسوں کا انعقاد

اس سال ۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو مختلف جماعتہائے احمدیہ پاکستان نے یوم مسیح موعودؑ کی تقریب پر اپنے ہاں جلسے منعقد کئے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ اور حضور کی عظیم الشان دینی و علمی خدمات اور کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ جماعتوں کی طرف سے ان جلسوں کی جو رپورٹیں الفضل کو موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ شائع ہو چکی ہیں اور جن جماعتوں کی رپورٹیں ابھی تک شائع نہیں ہوئیں۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

بھروکے کلاں ضلع سیالکوٹ، بھون ضلع جہلم، بیدادپور ضلع شیخوپورہ، پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ ٹنڈو غلام علی (سندھ)، جتوئی ضلع مظفر گڑھ جھنگ صدر، چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ چک نمبر ۱۹۱ الف ضلع ملتان، چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد۔ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاول نگر۔ چک ۵ ضلع جھنگ، چک ۳۳ ج ضلع سرگودھا۔ چک ۴۹۷ ج ب ضلع جھنگ چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد، چک ۳۷ ج ضلع سرگودھا۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ حیدر آباد (سندھ) خلیل آباد کالونی (آزاد کشمیر) ڈسکہ ضلع سیالکوٹ، دھڑکی (سندھ) ڈیرہ باجوہ ضلع بہاول نگر، سرگودھا چھاؤنی، سکرنڈ ضلع نواب شاہ، شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ فیصل آباد شہر، قمر آباد (سندھ) قیام پور ضلع شیخوپورہ، کرتو ضلع شیخوپورہ گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ (سندھ) کنجاہ ضلع گجرات، کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ، کھریہ ضلع سیالکوٹ، گوٹھ عبدالسلام عمر ضلع نواب شاہ (سندھ)، گوٹھ علم الدین ضلع تھرپارکر (سندھ) لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازی خاں۔ محمد آباد ضلع تھرپارکر (سندھ) محمود آباد ضلع نواب شاہ (سندھ) مونگ ضلع گجرات

دعائے مغفرت

● خاکسار کے بڑے بھائی عبدالرحمٰن خان صاحب دو ماہ مختلف عوارض میں بیمار رہ کر مورخہ ۱۳/۴/۸۳ بروز بدھ بوقت پانچ صبح جنرل ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

عزیزان میت کو اسی روز اپنے مکان واقع لاہور سے عشاء کی نماز کے وقت ربوہ لے آئے۔ عشاء کی نماز کے معاً بعد حضور نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین ۱۱ بجے رات کو بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اور محترم اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مرحوم بہت نیک دعاگو اور سلسلہ کے ساتھ محبت رکھنے والے تھے۔ دوران ملازمت تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بچوں کو قرآن کریم با ترجمہ پڑھاتے بلکہ ایک لڑکی کو اپنے ہاتھ سے سارا قرآن مجید مع ترجمہ لکھ کر ہدیہ کے طور پر دیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ تمام اولاد شادی شدہ برسرِ روزگار ہے۔ مرحوم کی مغفرت درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ملک محمد الطاف خان نظارت دیوان ربوہ

● میری خوشدامن محترمہ ہاجراں بی بی سکنہ سلطان پور حال حلقہ دارالذکر گڑھی شاہو لاہور مورخہ ۲۹/۳/۸۳ بعمر ۷۷ سال انتقال کر گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اسی روز ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور لواحقین سے اظہار تعزیت فرمایا۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں لہٰذا آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ اور بعد از تدفین محترم مولا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

مرحومہ کم گو، خوش اخلاق اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور سات بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں آپ مکرم چوہدری محمد عالم صاحب حلقہ دارالذکر لاہور کی والدہ تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(اعجاز احمد قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟

ٹینڈر نوٹس

ضلع کونسل جھنگ کو درج ذیل ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے منظور شدہ ٹھیکیداران سے ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر سربمہر لفافوں میں مورخہ ۴/۵/۸۳ کو دفتر ضلع کونسل جھنگ میں ۱۲ بجے دوپہر تک وصول کیے جاویں گے۔ اور اسی روز ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جاویں گے۔ زرضمانت کال ایٹ ڈپازٹ کی صورت میں ٹنڈر فارم کے ہمراہ ارسال کرنا ہوگا کال ایٹ ڈپازٹ صرف ضلع جھنگ کے بنکوں سے تیار شدہ قابل قبول ہوگی۔

ٹنڈر فارم بحساب ۲۵/- روپے فی فارم دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر صاحب ضلع کونسل جھنگ سے ٹنڈروں کی وصولی سے ایک روز قبل دورانِ اوقاتِ کار حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

بلوں کی ادائیگی فنی طور پر منظور شدہ تخمینہ جات کے مطابق کی جائے گی میٹریل اور مشینری بذمہ ٹھیکیدار ہوگا مزید برآں چھوٹے چھوٹے کاموں کا تخمینہ جات کی فہرست دفتر سے دورانِ اوقات کار ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ	زرضمانت	معیاد
۱۔	اضافی تعمیر سڑک پل سندھے والا تا میرک سیال۔	۱،۹۴،۰۰۰/-	۳۹۰۰/-	۳ ماہ
۲۔	تعمیر پختہ سڑک چک نورنگ شاہ۔	۵۳۴۰۰۰/-	۱۰۷۰۰/-	۶ "
۳۔	تعمیر ۵۰ عدد پلیاں شوگر کین فنڈز۔	۲،۰۰،۰۰۰/-	۴،۰۰۰/-	۴ "
۴۔	تعمیر رورل ڈسپنسری ہمولہ۔	۶،۹۰۰/-	۱۳۶۰/-	۳ "
۵۔	تعمیر چار دیواری ضلع کونسل گارڈن جھنگ۔	۵۰،۰۰۰/-	۱،۰۰۰/-	۲ "
۶۔	تعمیر سڑک ڈائینا گودارہ۔	۵،۴۰،۰۰۰/-	۱،۰۸۰۰/-	۶ "
۷۔	اضافی تعمیر بھمب سیڈ روڈ	۴،۵۶،۰۰۰/-	۹۲۰۰/-	۶ "

ٹینڈر نوٹس

I ضلع کونسل جھنگ کو سول۔ رورل۔ یونانی ڈسپنسریوں۔ ایم۔ سی۔ ایچ سنٹروں کے لیے ادویات خرید کرنا ہیں جس کے لیے۔ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(ا) ٹنڈر مورخہ ۴/۵/۸۳ بوقت ۱۰ ۔۔ ۱۱ بجے قبل دوپہر۔ بنام ضلعی ناظم صحت جھنگ بمقام دفتر چیف آفیسر ضلع کونسل جھنگ پہنچ جانے چاہئیں۔ جو کہ اسی روز بوقت ۱۰ ۔۔ ۱۰ بجے ٹنڈر دہندگان یا ان کے نمائندگان اگر کوئی موجود ہو کے روبرو زیر نگرانی پرچیز کمیٹی کھولے جائیں گے۔

(ب) مبلغ ۶۰۰/- روپے کال ڈیپازٹ کی صورت میں برائے انگریزی ادویات اور مبلغ ۶۰۰/- روپے دیسی ادویات کے لیے ٹنڈر کے ہمراہ آنا ضروری ہے ورنہ ٹنڈر پر غور نہ کیا جائے گا۔

(ج) دیگر شرائط فہرست ادویات دفتر ناظم صحت جھنگ بمقام دفتر ضلع کونسل جھنگ میں دورانِ اوقاتِ کار دیکھی جا سکتی ہیں۔

II ضلع کونسل جھنگ درج ذیل آسامیوں کو پُر کرنے کے لیے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں درخواستیں معہ اسناد معرفت مقامی دفتر روزگار مورخہ ۵/۴/۸۳ تک ہر حال میں دفتر ہذا پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد وصول ہونے والی درخواست ہائے پر غور نہیں کیا جائے گا۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد	گریڈ	تعلیمی استعداد	عمر
۱۔	ڈسپنسر	۳	V	تربیت یافتہ ڈسپنسر	۱۸ تا ۲۵ سال
۲۔	دائی	۱	III	" دائی	" " "
۳۔	ویکسی نیٹر	۲	IV	" ویکسینیٹر	" " "

المشتہر

چیئرمین ضلع جھنگ

آئی۔ پی۔ ایل ۲۸۳۵

فون نمبر ۲۰۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسان (امریکہ) میں احمدیہ مسجد کے افتتاح کی تقریب کی مزید تفاصیل

ٹیلی ویژن اور اخبارات میں نمایاں تشہیر ——— ایک خاندان کا قبولِ احمدیت

امریکہ کی ریاست اریزونا کے شہر توسان میں احمدیہ مسجد کے افتتاح کی بعد مزید تفاصیل اب موصول ہوئی ہیں۔ مکرم مفتی احمد صادق صاحب لکھتے ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر کا خرچ مکرم ڈاکٹر ظفر قریشی صاحب ابن قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی مرحوم نے برداشت کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

اس مسجد کا افتتاح ۱۳ مارچ بعد نماز ظہر عمل میں آیا۔ افتتاح کے لئے مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و انچارج مشنری واشنگٹن سے تشریف لائے۔ صبح احباب جماعت نے تہجد کی نماز باجماعت ادا کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز سے دعا کی۔

دو بجے تلاوت قرآن پاک سے افتتاح کی تقریب کا آغاز ہوا۔ محترم مفتی احمد صادق صاحب ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے سورۃ نور کے پانچویں رکوع اللہ نور السمٰوات والارض کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ سنایا۔

محترم امیر صاحب کے دائیں اور بائیں رحمت جمال صاحب ریجنل پریذیڈنٹ اور قریشی محمد اسحٰق صاحب پریذیڈنٹ جماعت توسان تشریف فرما تھے۔ تلاوت کے بعد محترم امیر صاحب نے مسجد کے دروازے کو کھولا تمام حاضرین نے مسجد دیکھی اس کے بعد امیر صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آپ نے اس موقعہ پر ڈاکٹر ظفر قریشی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ان کے مرحوم والد محترم قریشی محمد یوسف صاحب کے لئے خصوصی دعا کی تحریک کی۔ محترم قریشی فخر الحق صاحب صدر جماعت نے اس موقعہ پر امریکہ کے دستور کے مطابق تشکر کے جذبات کے اظہار کے لئے ڈاکٹر ظفر قریشی صاحب کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا اس کے بعد ایک آٹھ سالہ بچے سیبل منیر سک نے نماز کی اہمیت پر تقریر کی۔ اس کے بعد مفتی احمد صادق صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔

افتتاحی خطاب میں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے بائیبل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ آپ کے خطاب کے بعد احباب ریفرشمنٹ سے لطف اندوز ہوئے اس موقعہ پر بھی تبلیغی گفتگو ہوتی رہی اور احباب سوالات کرتے رہے جن کا جواب محترم امیر صاحب اور مفتی احمد صادق صاحب دیتے رہے۔

اس موقعہ پر ایک فیملی نے جن کے آباء و اجداد قرطبہ، سپین سے تعلق رکھتے تھے احمدیت قبول کی۔ یہ صاحب ایک عرصہ سے احمدیت کا مطالعہ کر رہے تھے۔ ان کے احمدیت کے اعلان پر احباب جماعت نے ان کو مبارک باد پیش کی اور فرط مسرت سے ان سے معانقہ کیا۔

رات کے کھانے کا انتظام محترم ڈاکٹر ظفر قریشی صاحب کے گھر تھا۔ سب دوست کاروں کے ایک لمبے قافلہ میں ان کے گھر روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ٹیلیویژن اور اخبارات نے مسجد کے افتتاح کی تقریب کی خبر اور تفصیل کو نشر کیا۔ اخبارات کا ذکر پہلی خبر میں جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے ٹیلیویژن کے ایک چینل S.B. نے ۱۰ بجے رات والی خبروں میں ABC اور NBC چینل نے ۲ منٹ تک مسجد کے افتتاح کی خبر کو نشر کیا۔ ٹیلیویژن پر برقعہ پہنے عورتوں کی ایک جھلک بھی دکھائی گئی جس میں پورے انہماک سے وہ تلاوت قرآن سن رہی ہیں اور امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کا منظر بھی دکھایا گیا مسجد کے افتتاح میں ۶۲ عیسائی۔ ۱۵ غیر از جماعت اور انہتر احمدی احباب و مستورات شریک ہوئے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ آباد اور اشاعت توحید اور اسلام کا مرکز بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

محترم سید موسیٰ رضا صاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم سید موسیٰ رضا صاحب جو بھاگل پور (بہار) کے رہنے والے پرانے بزرگ تھے۔ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۳ء کو ۸۲ سال کی عمر میں حیدر آباد (سندھ) میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز ان کے بیٹے مکرم سید احمد رضا صاحب کراچی سے بذریعہ جناب ایکسپریس ان کا جنازہ لے کر ربوہ پہنچے۔ جہاں بعد نماز عشاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر قبرستان بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے دعا کرائی۔

محترم سید موسیٰ رضا صاحب بھاگل پور (بہار) کے رہنے والے تھے۔ خلافت ثانیہ کے اوائل میں ہی سلسلہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ بہت مخلص، سرگرم تبلیغ کا بے حد شوق رکھنے والے اور جماعتی کاموں میں بہت سرگرم تھے۔ قیام پاکستان کے وقت چٹاگانگ چلے گئے تھے۔ جہاں سے ۱۹۷۲ء میں پھر پاکستان آ گئے۔ ان دنوں وہ اپنی صاحبزادی محترمہ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ کے ہاں دیہہ ۱۷۰ نزد ڈگری ضلع تھرپارکر میں مقیم تھے۔ علاوہ اور جماعتی خدمات کے کچھ عرصہ تک سندھ میں تحریک جدید کی زمینوں پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ وفات سے چند روز قبل حیدر آباد (سندھ) محترم ڈاکٹر سید عقیل بن عبدالقادر صاحب کے ہاں آئے ہوئے تھے۔ وہیں دل کا حملہ ہوا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے ہی انہیں مقامی ہسپتال میں داخل کرایا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں اور بہت سے دوسرے عزیز چھوڑے ہیں ان کے دامادوں میں مکرم مولانا سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (ریٹائرڈ) مقیم بنگلہ دیش اور مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب فضل عمر ڈسپنسری وقف جدید ربوہ شامل ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔

مسجد احمدیہ ہڈرز فیلڈ میں جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم محمد عیسیٰ صاحب مبلغ ہڈرز فیلڈ (انگلستان) اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

۲۷ مارچ کو یوم مسیح موعود کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں شرکت کیلئے ہڈرز فیلڈ سے ایک سو میل دور ہارٹلے پول سے ایک احمدی خاتون مع اپنی غیر مسلم سہیلی کے آئیں۔ جلسہ میں بعض نئے چہرے بھی دیکھنے میں آئے۔ انگریزی تقاریر کا خلاصہ اردو میں اور اردو تقاریر کا خلاصہ انگریزی میں ہوتا رہا تا تمام حاضرین مستفید ہو سکیں۔

جلسہ میں تین انصار بزرگوں، چار خدام اور چھ اطفال نے تقاریر کیں۔

مکرم محمد یوسف نے تلاوت قرآن کریم کی اور محمد صدیق صاحب نے نظم پڑھی بعدہٗ ڈاکٹر سعید احمد خان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدا سے محبت سہیل احمد صاحب نے امام مہدی کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی۔ ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ ریاض احمد صاحب قیصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق قرآن۔ قمر الدین صاحب امینی نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر تقاریر کیں جبکہ ناصر احمد صاحب، خالد احمد صاحب، نعیم احمد صاحب، وسیم احمد صاحب، کریم احمد صاحب اور عمران خان صاحب نے تقاریر کیں۔

جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم محمد عیسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بارہ میں تفصیل سے بتایا کہ ہر قوم اور مذہب کسی مصلح کی آمد کا منتظر تھا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام تشریف لائے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر۔ ربوہ)

بقیہ: غرناطہ مشن

EL IDEL DE GRANADA کی اشاعت چوبیس ۲۴ مارچ کا ایک تراشہ بھجوایا ہے۔

اخبار مذکور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی تصویر بھی شائع کی اور زیر عنوان "غرناطہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا آغاز" لکھا۔

"مسجد بشارت کے افتتاح کے تین ماہ بعد جماعت احمدیہ نے اس شہر میں تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں"

اخبار مذکور مشن کا ایڈریس دینے کے بعد لکھتا ہے۔ انکا یہ ارادہ ہے کہ اس شہر میں بھی مسجد تعمیر کی جائے لیکن اس کا انحصار یہاں پر جماعتی ترقی پر ہے اس کے بعد اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"جماعت احمدیہ کی تعداد دنیا میں دس ملین ہے۔ ۱۸۸۹ء میں حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے اس جماعت کی بنیاد ہندوستان میں رکھی۔ اس جماعت کا مقصد تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اسلام کے بارہ میں غلط فہمیوں کا ازالہ ہے۔"

تربیت اطفال میں جماعت کا کردار

خدا تعالیٰ کا قرآن مجید میں تاکیدی ارشاد ہے:۔

قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (التحریم ع ۱۳)

یعنی خود کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

پس احباب جماعت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ارشاد خداوندی کی تعمیل میں جہاں اپنے نفس کی اصلاح میں کوشاں ہیں وہاں اپنے بچوں اور دیگر احمدی اطفال کی اصلاح کیلئے بھی ہمہ تن مصروف رہیں۔ (ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ)